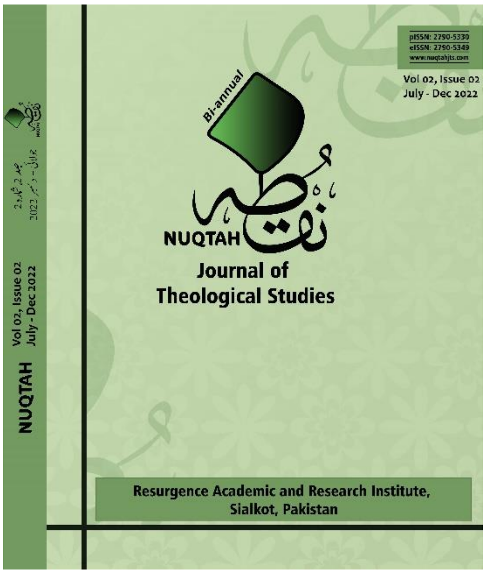

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

تحریک آریہ سماج اور مسلم متکلمین

Arya Samaj Movement, Ideologies and Muslim Theologians

Muhammad Anisur Rahman
PhD Scholar HITECH university, Taxila
Email: ak.anis1994@gmail.com

Fouzia Ayub
PhD Scholar HITECH University, Taxila
Email: fouzia.ayub@uow.edu.pk

Hafiz Zafar Mehmood
PhD Scholar, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: zaffar917@gmail.com

Published online: 30th December 2022

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:

https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

تحریک آریہ سماج اور مسلم متکلمین

Arya Samaj Movement, Ideologies and Muslim Theologians

Abstract

Arya Samaj is a branch of Hinduism founded in 1875 by Dayanand Satyarth Prakash Saraswati. This organization gained a lot of fame in Lahore, Calcutta and Mumbai at the beginning of the 20th century. This organization strongly opposed some customs and beliefs in Hinduism. The founder of this organization raised the slogan of reformation in Hinduism, but when people started gathering around him, Dayanand started rejecting other religions and especially Islam. So, Dayananda wrote a book and made 159 objections regarding Islam in it. After that, Pandit Lekh Ram, Lajpat Rai, Bau Chchu Singh and other members of this movement also wrote many books and articles against Islam and Muslim scholars. Due to this Arya Samaj movement, the concept of intensity in Hinduism also arose, which after some time provided a strong foundation for Shuddhi and Hindutva. While among the Muslim theologians Qasim Nanotwi, Sanaullah Amratsari, Ghazi Mahmood Daharampal answered all the objections and propaganda of the Arya Samaj in a vigorous manner.

Key words: Arya Samaj, Dayananda Saraswati, Qasim Nanotwi, Sanaullah Amratsari

تعارف

ہندوستان پر برطانوی حکومت قائم ہونے کے بعد مسلمانوں کا آزمائش کا دور شروع ہو گیا تھا۔ انگریزوں نے حکومت مسلم حکمرانوں سے چھینی تھی تو ان کو خوف تھا کہ مسلمان کبھی بھی متحد ہو کر ان کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں میں جزبہ جہاد بھی پایا جاتا ہے جس کی عملی صورت حکومت نے 1857ء کی جنگ آزادی میں دیکھ لی تھی۔ لہذا برطانوی حکومت مسلمانوں کو ہر طرف سے دبا کر رکھنے کی کوشش میں رہتی تھی۔ مسلمانوں کے لیے تعلیمی و معاشی پابندیاں لگائی گئیں جس سے مسلمان دن بدن کمزور ہوتے گئے۔ دوسری طرف برطانوی حکومت نے عیسائی پادریوں اور مشنری تنظیموں سے مل کر برصغیر کے مقامی مسلمانوں اور ہندوؤں کو اپنے مذہب سے بد ظن کرنے کے لیے مختلف راستے اختیار کیے۔ جس کے رد عمل میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں مختلف تحریکیں شروع ہوئیں جن کا مقصد اپنے مذہب کا دفاع کرنا تھا۔ تحریک نو کی ان تنظیموں میں ہندومت سے آریہ سماج کی تحریک پیدا ہوئی۔ جو انتہائی جارح مزاج تنظیم تھی اس نے اپنے مخالف مذہب کی ہر مقدس چیز پر حملہ کیا۔ بالخصوص اس تنظیم نے مسلمانوں کو اپنا ہدف بنایا اور اسلام اور پیغمبر اسلام، قرآن مجید، جہاد اور ازواج مطہرات کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے اللہ تعالیٰ نے کئی متکلمین کو یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے اس تحریک کا ہر محاذ پر بھرپور مقابلہ کیا جس کا تذکرہ اور خدمات آگے ذکر کیے جائیں گے۔

بنیادی سوالات تحقیق:

1۔ تحریک آریہ سماج کے بانی کون تھے اور اس تحریک کے مقاصد کیا تھے؟

2۔ آریہ سماج سے مسلمانوں کے عقائد محفوظ رکھنے کے لئے کن متکلمین نے کیا کیا خدمات پیش کیں؟

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

آریہ سماج پر آریہ سماجک مصنف لالہ لاجپت رائے نے "آریہ سماج کی تاریخ" کے نام سے کتاب لکھی ہے لیکن اس کتاب میں آریہ سماج کی تحریکی سرگرمیوں کا تذکرہ پایا جاتا جبکہ اس میں آریہ سماج کا تعارف ،عقائد،عبادات،بنیادی اصول،اہداف،شدھی تحریک،دیانند کے تعلیمات و نظریات،دیگر مذاہب کے حوالے سے آریہ سماج کا نظریہ اور رویہ اور تحریک کی کامیابیاں، آریہ سماج کے اہم مبلغین کا تعارف موجود نہیں تھالہذا اس مقالہ میں ان تشنہ پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے گا۔ نیز اس موضوع کا محرک یہ ہے کہ آریہ سماج کے حوالے سے جن مسلم متکلمین نے خدمات پیش کیں۔ ان کے تراجم اور کتب کا تذکرہ یکجا مل جائے گا۔

دیانند سرسوتی (م:1883ء)

دیانند سرسوتی کی پیدائش 1824ء کو گاؤں ٹانکارا، ضلع کاٹھیاوار، گجرات، جنوبی ہند میں ہوئی۔ آپ کا اصل نام دیارام مول شنکر ہے۔ آپ کا تعلق برہمن خاندان سے تھا۔ آپ کے والد حکومت وقت کے طرف سے ٹیکس اکٹھا کرنے پر مامور تھے۔[1] دیانند سرسوتی نے اپنی جیون چرتر (سوانح عمری) میں اپنے تعارف میں لکھتے ہیں۔ میری پیدائش ریاست (کاٹھیاوار) گجرات کے شہر موردیٰ میں 1842ء کو ہوئی۔ میرا خاندان ایک اودیچ برہمن اور شیوجی کا پجاری ہے۔ ہمارے خاندان میں زمینداری اور جمعداری کا سلسلہ چلا آرہا تھا۔ البتہ اس کے بعد تفصیلی تعارف نہ دینے کی دو وجوہات تحریر کیں۔ اگر پتہ لکھوں تو میرے رشتہ دار مجھے تلاش کر کے گھر پر لازمی لے جائیں گے اور سنیاسی کے لیے گھر جانا درست نہیں ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے گھر پر جانے سے مجھے پیسوں کو ہاتھ لگانا پڑے گا اور یہ بھی ہندو سنیاسی کے لیے درست نہیں ہے۔[2]

آریہ سماج کے دیگر محققین کے مطابق آپ کی پیدائش 1824ء / 1881 بکرمی کو موردیٰ (کاٹھیاوار) گجرات میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام شو بھگت تھا۔[3]

البتہ ان کے ایک شاگرد بابا چھجو سنگھ صاحب کے حوالے سے آپ کا نام مول شنکر ہے اور آپ کی پیدائش پنڈت امباشنکر گجراتی شیوی برہمن کے گھر میں 1827ء کو ہوئی۔ آپ کے گاؤں کا نام موردیٔ، ریاست کاٹھیا وار ہے۔ مول شنکر نے 1850ء میں اپنے آپ کو سنیاسی (تارک دنیا) بنالیا۔ 1860ء میں سنیاسی چھوڑ کر متھرا میں قیام شروع کیا۔ یہاں پر سنسکرت زبان سیکھی اور نام تبدیل کر کے دیانند سرسوتی رکھ لیا۔[4]

لیکن مسلمان محقق غلام حسنین کی تحقیق کے مطابق اس قول کی تردید ہوتی ہے چنانچہ لاہور کے انگریزی اخبار ٹریبیون میں 22 اکتوبر 1904ء کا ایک کالم شائع ہوا جس میں لکھا گیا کہ ایک دیو سماجی کارکن گجرات کے شہر موردیٔ گیا اور صد سالہ دفتر سے معلومات کرنے کی کوشش کی، بازاروں میں پوچھا، وہاں کے بوڑھوں سے، اونچ برہمن والوں سے، ریاست کے تمام بڑے عہدہ داران سے پوچھا لیکن وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ کوئی شخص پنڈت امباشنکر اور ان کا بیٹا جو سنیاسی ہو گیا ہو اس نام سے ہمارے علاقے میں نہیں گزرا اور آریہ سماج کی طرف سے اس بات کی تردید بھی آج تک نہیں ہوئی ہے۔[5]

لیکن اس ہی دیو سماجی کارکن کا ایک اور مضمون 15 جنوری 1910ء کو لاہور کے اخبار جیون تتو میں دوبارہ شائع ہوا۔ جس میں اس نے لکھا ہے کہ بعد کی تحقیق سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا تعلق موردی شہر سے چند میل آگے رامپور میں ایک غریب کاشتکار گھرانے سے تھا جو برہمن یا جمعدار نہیں ہے بلکہ برادری سے نکال دیئے گئے تھے کیونکہ اس نے ایک زندہ خاوند کی بیوی کو گھر میں رکھ لیا تھا۔[6]

لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیانند کا اپنا نسب عالی نہیں تھا جس پر اس نے چھوٹے خاندان کے طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کی بجائے اپنے آپ کو ہندوؤں کے عالی خاندان کے طرف منسوب کیا۔

تعلیم:

دیانند کے بیان کے مطابق آپ کی تعلیم 5 برس کی عمر سے شروع ہوئی اور 8 سال کی عمر میں آپ کو جینئیو پہنانے کی رسم

ادا کی گئی۔[7] چودہ سال کی عمر میں دیانند کی تعلیم کی ابتداء یجر وید سے ہوئی اور اس کے ساتھ سنسکرت گرائمر کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ 1845ء کو 22 سال کی عمر میں آپ گھر سے بھاگ گئے اور سنیاسی[8] کی زندگی شروع کی۔ آپ نے 15 سال تک ہندوستان کے ہندو مذہب کے مذہبی مقامات جیسے ہمالیہ کے پہاڑ، اور گنگا جمنا کے دریاؤں اور کشمیر کا چکر لگاتے رہے۔[9]

اساتذہ:

آپ کے استاد سوامی ورجانند سرسوتی[10] ہیں، جو ڈنڈی جی کے نام سے مشہور تھے۔ دیانند نے متھرا میں آپ کی شاگردی میں تین سال گزارے اور آپ سے سنسکرت ویاکران کی دو کتابیں اشٹادھائی، مہابھاشیہ اور ویدوں کی تعلیم حاصل کی۔[11]

دیانند سرسوتی کی وفات:

پیدائش کی طرح سوامی کی موت بھی ایک معمہ ہے۔ کہ اس کی موت طبعی موت ہے یا قتل کروایا گیا ہے دراصل سوامی کے موت کے بعد 37 سال تک یہ تذکرہ آریوں کے کتابوں اور اخبارات میں ہے۔ جب سوامی دیانند سرسوتی جودھ پور پہنچے تو وہاں کی ایک طوائف ننھی جان سے ناراضگی ہو گئی تو اس نے سوامی کے خادم کے ذریعے زہر دے دیا جس سے آپ مر گئے۔ لیکن پھر بعد میں آریہ سماج کے اخبارات اور صد سالہ میں اس بات کو اٹھایا گیا کہ سوامی کی اصل موت انتڑیوں کی بیماری کی وجہ سے ہوئی۔[12]

لالا لاجپت رائے صاحب آپ کی وفات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ 1883ء کو دیانند جودھ پور گئے وہاں کے مہاراجہ دعوت پر لے گئے وہاں پر مہاراجہ کے ایک داشتہ رکھنے پر اعتراض کیا جس پھر اس داشتہ نے دیانند کھانے میں زہر ملایا جس سے دیانند بیمار ہو گئے علاج کے لیے اجمیر لے کر گئے لیکن وہاں پر 30 اکتوبر 1883ء کو فوت ہو گئے۔[13]

آریہ سماج کا بنیادی پرچار:

لاجپت رائے صاحب آریہ سماج کو ہندوؤں کے اصلاحی فرقہ شمار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے ہندو مذہب کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور ہندو مت کے غلط عقائد پر رد شروع کیا۔ دیانند گنگا کے ارد گرد شہروں کا سفر

اختیار کیا اور وہاں کے لوگوں میں اپنے خیالات کا پرچار کرتے تھے لیکن سب سے پہلے ان کو کامیابی فرخ آباد سے ملی۔ اور انہوں نے مندر سے مورتیاں نکال دیں۔ اپنے عوامی زندگی کے چھٹے سال آپ نے بنارس کے 300 ہندو قدامت پسند پنڈتوں کو مناظرے کی دعوت دی اور مناظرے کا موضوع بت پرستی کا ثبوت ویدوں سے ثابت نہیں ہے رکھا۔ اس مناظرے کے بارے میں ہندستانی اخباروں میں کالم اور بحثیں چلتی رہیں۔ جس سے دیانند کی شہرت میں خوب اضافہ ہوا اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ بنارس سے آلہ آباد چلے گئے اور وہاں پر آپ اپنے خیالات کا پرچار کرنے لگے۔ اس کے بعد کلکتہ گئے اور برہمو سماج کے لیڈروں نے آپ سے تعاون کی اپیل کی یہاں پر آپ نے دو سال تک اپنے خیالات کا پرچار کیا۔ کلکتہ کے بعد آپ نے ممبئی کارخ کیا وہاں پر جا کر آپ نے 10 اپریل 1875ء کو جماعت کی منظم بنیاد رکھی اور جماعت کے دستور کے لیے 28 نکات مقرر کیے۔ ممبئی کے بعد آپ نے پونا اور لاہور بھی گئے اور جماعت کیا پرچار کیا۔[14]

عزیز احمد صدیقی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ دیانند سرسوتی نے سنسکرت سیکھنے کے بعد اس کو یقین ہو گیا کہ ہندو دھرم کی مذہبی کتب میں ضابطہ اخلاق اور قاعدہ قانون نہیں ہے اس بنیاد پر لوگ ہندو دھرم چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اس نے اپنے مذہب کے لیے اصول وضوابط مقرر کرنے کے لیے دیگر مذاہب کا مطالعہ کیا اور ان کے رہنماوں پر اعترضات اور اپنے مذہب کے لیے اصول مقرر کرنے کے لئے ویدوں کا ترجمہ کیا جس سے ہندوں میں ایک نئے فرقے کا ظہور ہوا۔[15]

دیانند کی تعلیمات اور عقائد:

دیانند کے نظریات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ 1۔ ہندو شریعت کی حدود 2۔ بت پرستی کی حقیقت، دیومالا 3۔ ذات پات۔ دیانند بت پرستی کو گناہ سمجھتے تھے وہ دیوی اور دیوتاؤں کو بھی نہیں مانتے تھے۔ اس کی وجہ یوں تحریر کی ہے کہ ہندوؤں عقیدے کے مطابق سال کے متبرک دنوں میں 36 گھنٹے کا برت کی رسم ادا کی جاتی ہے اس رسم کے ادا کرنے کے دوران اس نے دیکھا کہ مورتی کو ایک چوہا کاٹ رہا ہے جس سے آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ یہ کیسا بھگوان ہے جو چوہے کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہیں سے آپ نے اپنے والد جو پنڈت تھے ان سے اختلاف شروع ہو گیا اور

بڑھتا گیا۔ دیانند کا خیال ہے کہ رب صرف ایک ہے اس نے پہلے وید بنائے اور اس کے بعد دنیا کو بنایا۔ اور ویدوں میں رب کو ان کے صفاتی ناموں سے پکارا جاتا ہے جیسے وشنو، اتما، اگنی لہذا دیانند توحید کے قائل تھے۔[16]

ویدوں کے حوالے سے بنیادی اصول پر قدمت پسند ہندوؤں اور دیانند میں اختلاف نہیں تھا کیونکہ دونوں ویدوں کو الہامی مانتے تھے۔ ان کے نزدیک مذہبی کتب صرف 21 ہے۔ ان میں وید الہامی ہیں اور باقی ان ویدوں کی تعلیمات پر مشتمل ہیں اس کے علاوہ چھ درشن شاستر ہیں اور اٹھارہ کا وہ انکار کرتے ہیں کہ اس وجہ سے کہ کتابیں جعلی ہیں۔ براہمنوں کے علاوہ کسی کے لئے وید پڑھنا جائز نہیں تھا لیکن دیانند سب سے پہلے لوگوں سے اپیل کی کہ وید کا مطالعہ ہر ایک کر سکتا ہے۔ اور وہ ویدوں کی روایتی تفسیر کے پابند نہیں تھے۔ دیانند ذات پات کی تقسیم کو مذہبی نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ اس کو سماج کے مشترکہ مفاد کے لیے بنایا گیا ہے۔[17]

دیانند کے عقائد:

دیانند نے اپنے عقائد کو کتاب ستھیار تھ پرکاش میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میرا عقیدہ ویدوں اور شاستروں کے تعلیمات پر مبنی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ 1۔ میں برہما کو تمام صفات کا لائق سمجھتا ہوں اور صرف اس کو ہی خالق مانتا ہوں۔ 2۔ چاروں وید الہامی اور سچ پر مشتمل ہیں۔ 3۔ جو ان ویدوں میں لکھا گیا کہ میں اس کو دھرم مانتا ہوں۔ 4۔ پرماتما(خدا)اور اتما(روح) دونوں الگ الگ ہیں اور ہر ایک کی الگ الگ صفات ہیں ۔5۔ نجات کا راستہ خالق کی عبادت ہے۔6۔ برہما سے لے کر جمینی تک کے تمام رشیوں پر ایمان لاتا ہوں۔[18]

آریہ سماج کے دس اصول:

آریہ سماج کی بنیاد 1875ء کو ممبئی میں رکھتے ہوئے چند اصول وضع کیے گئے لیکن 1877ء کو لاہور میں ان اصولوں پر نظر ثانی کر کے حتمی شکل دی۔ یہ اصول دس ہیں جو آریہ سماج میں داخل ہونے کے لیے لازمی ہیں یہ دس اصول عقائد کا درجہ رکھتے ہیں۔ 1۔ حقیقی علم اور راہنمائی کا منبع برہما ہے۔ 2۔ بھگوان کا کوئی جسمانی وجود نہیں ہے لیکن اس کا علم تمام کائنات پر

محیط ہے۔3۔ ہر رکن کا فرض ہے کہ وہ وید کو سنے اور پڑھے۔4۔ ہر آریہ سچ بولے اور جھوٹ سے بچے۔5۔ اعمال کی چھان بین کرے۔6۔ سماج کا مقصد دنیا کو بہتر کرنا ہے۔7۔ ہر شخص سے پیار کیا جائے۔8، جہالت کو دور کرے اور علم کی اشاعت کی جائے۔9۔ خود بھی اچھا کرے اور دوسروں کو بھی بھلائی کی ترغیب دے۔10۔ ہر آدمی ذاتی کام میں آزاد ہے لیکن دوسروں کے کام میں دخل نہ دے۔[19]

مذہبی رسوم وعبادات:

آریہ سماج کے افراد روزانہ 5 رسوم ادا کرتے ہیں۔1۔ برہم یگیہ: صبح کو یکسوئی سے برہما کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا اور شام کو ویدوں کا کچھ حصہ پڑھنا۔2۔ دیو یگیہ: آگ میں گھی یہ دیگر یا دوسری اشیاء کو جلانا۔3۔ پتری یگیہ: لفظی معنی ہیں والدین کی عبادت کرنا یعنی والدین کی خدمت اور دیکھ بال۔4۔ اتتھی (مہمان) یگیہ: ہر روز کسی سنیاسی اور سادھو تلاش کر کے اس کو کھانا کھلانا۔5۔ ویشوا دیگیہ پالتو جانوروں کو اور بھوکوں انسانوں کو خوراک پہنچانا۔ اس کے علاوہ سولہ سنسکار کی رسم بھی کرتے ہیں یہ ہندو بچے کے حمل ٹھہرنے سے لے کر موت تک کی رسوم ہیں۔[20]

آریہ سماج کا دیگر مذاہب پر رد:

آریہ سماج کے بانی دیانند نے تمام مذاہب کو غلط قرار دیا۔ خصوصاً آپ نے اسلام اور عیسائیت پر رد کرتے ہوئے بہت شدت اختیار کی اور عیسیٰؑ اور حضور ﷺ پر تہمتوں کی انتہاء کی ہے۔[21] دیانند نے اپنی کتاب **ستھیا پرکاش** میں چار مذاہب کو بنیادی مذاہب پرانی، جینی، کرانی، قرآنی کا نام دے کر ان پر تنقید کی ہے۔[22] جبکہ دیانند کی اسی کتاب کو آریہ سماج میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آریہ سماج کا ایک اہم آخبار "آریہ پترکا" میں 6 جولائی 1918ء کو ایک مضمون شامل ہے جس میں درج ہے کہ دیانند کے کتاب ستھیارتھ پرکاش کو وہی مرتبہ حاصل ہے۔ جو عیسائیت میں انجیل کو، اسلام میں قرآن کو اور سکھ مت میں گرنتھ کو حاصل ہے۔[23]

آریہ سماج کی دیگر مذاہب پر جارحیت کا اندازہ اس شعر سے بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ اس شعر کو اپنی کتابوں، رسالوں اور جلوس

کے اشتہارات پر لکھتے رہے۔

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے۔[24]

دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے آخری باب میں اسلام پر 169 اعتراضات کیے ہیں۔ قرآن مجید کے حوالے سے کہا کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے اور کلام الٰہی کے نہ ہونے کے لئے چار وجوہات ذکر کیں ہیں۔ 1۔ بے ضرر حیوانات کے قتل عام کے احکام ۔2۔ غیر مذاہب کو تکلیف دینا اور اپنے مذہب والوں کی طرف داری کرنا۔ 3۔ ایسے احکام پائے جاتے ہیں جن سے انسانوں میں باہم دشمنی اور بددلی پیدا ہوتی ہے۔ ۴۔ فضول تکرار ہے اور ایک بات بار بار ذکر کی جارہی ہیں۔[25]

آریہ سماج کے منصف مزاج شخصیت کا آریہ سماج کے بارے میں تجزیہ:

لالا گھاسی رام جو ایک سنجیدہ اور مہذب آریہ سماجی تھے میرٹھ کے رہنے والے تھے ایم اے اور ایل ایل بی تھے۔ 1919ء میں ویدک میگزین کے لیے ایک انگریزی کالم لکھا جس میں وہ خود اصلاح کرتے ہوئے آریہ سماجیوں کے کاموں کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے اس کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں۔ 1۔ غیر آریاؤں کے لئے ہم جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ قابل ستائش نہیں۔ 2۔ دوسروں کی معمولی کمزوریوں کو بڑے اخلاقی جرائم بنا کر پیش کرنا ہمارا بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ 3۔ ہمارے اپدیشکوں کو اس بات سے بہت الفت ہے کہ دوسروں کے مذہبی معتقدات کو قابل اعتراض پیرایہ میں ذکر کریں۔ 4۔ آپ ہمارا کوئی اخبار اٹھا کر دیکھ لو ایڈیٹر سے لے کر نامہ نگار تک سب دوسروں کے نقص گیری میں لگے ہوئے ہیں[26]

آریہ سماج کی شدھی تحریک:

لالا لاجپت کے نزدیک شدھی کا معنی ہے۔ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اور جو لوگ ہندو دھرم چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کیا ہو ان کو ہندو دھرم میں لانا۔ دوسرا معنی ہے ہندوؤں کے پسماندہ طبقوں کو برابری کا درجہ دینا۔[27]

آریہ سماج نے مسلمانوں کی مخالفت کے لیے اس تحریک کو چلایا اور ان کو کسی حد تک کامیابی بھی ملی۔

آریہ سماج کی شدھی تحریک کی کامیابی

لاجپت رائے صاحب اپنی کتاب The Arya Samaj میں عنوان قائم کرتے ہیں کہ of Shuddhi work Arya smaj

اسکے تحت ذکر کرتے ہیں کہ شدھی کا اپنا لفظی معنی طہارت ہے۔

The Arya samaj being a Vedic church and as such a Hindu organization engages in work of reclaiming those who have left Hindu society and it converts everyone who is prepared to accept its religious teachings in this work it comes into direct conflict with the proselytizing work of the Muslman Mullah and Christian missionary[28]"

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ شدھی ہندوؤں کی ایسی تحریک ہے جس میں ہندوستان کے مقامی لوگوں کو دوبارہ ہندو بنانے کی اسکیم بنائی جاتی ہے خصوصا جن لوگوں کے آباءواجداد مسلمان ہوگئے تھے۔ یہ تنظیم براہ راست مسلمانوں کے مذہبی علماء کامقابلہ کرتی تھی اور عیسائی مشنریوں بھی کو اپنا دشمن سمجھتی تھی۔

ہندو دھرم میں آریہ سماج سے قبل دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ہندوٗمت میں داخل کرنے کا تصور موجود نہیں تھا۔ ان کے نزدیک ہندو پیدائشی ہندو ہوتا ہے۔لہذا سب سے پہلے آریہ سماج نے یہ اصلاح کی اور شدھی تحریک کے ذریعے دیگر مذاہب کے لوگوں کو ہندومت میں آجانے کی اجازت دی گئی۔[29]

آریہ سماج کی تنظیم راجپوت شدھی آریہ سماج کی ایک رپورٹ کے مطابق اس تنظیم نے ایک دن میں 370 مسلمان راجپوتوں کو ہندو کیا۔ اس جماعت کے دعوے کے مطابق 1907ء سے کر 1910ء تک اس جماعت نے 1052 مسلمان راجپوتوں کو دوبارہ ہندو کیا۔ آریہ سماج نے شودر ذاتوں پر بھی بہت توجہ دی اور ان کو بھی عبادات میں شامل کرنے لگے۔ ان کی عام ہندوؤں سے شادیوں کو بھی جائز کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ کشمیر کے مہاراجہ نے ایک مرتبہ شودر کے 10 ہزار

افراد کو آریہ سماج میں داخل کر دیا۔سیالکوٹ، گورداسپور اور لاہور کے کئی ہزار لوگوں کو آریہ سماج میں داخل کیا گیا۔اسی طرح اچھوتوں کے ڈوم ذات کو آریہ سماج میں بھی داخل کیا گیا۔[30]

آریہ سماج کی رفاہ عامہ اور تعلیمی ادارے کے احوال:

آریہ سماج نے رفاہ عامہ کے تحت یتیم خانے قائم کیے جس میں بچوں کو ہندو مذہب کے مطابق تربیت دی جاتی تھی۔1896ء اور بعد کے سالوں میں آنے والی قحط سالی کے دوران یتیموں کی تنظیمیں قائم کر کے مدد کرتے رہے۔[31]

آریہ سماج کے تحت تعلیمی ادارے:

سوامی کی وفات پر لاہور کے آریہ سماج نے دیانند اینگلو ویدک کالج قائم کیا جس کے تحت ایک سکول، کالج اور بورڈنگ ہاؤس تھا اس ادارے کے اعراض و مقاصد اس طرح بیان کیے کہ 1۔ہندو ادب کی کتابوں کی حوصلہ افزائی 2۔کلاسیکی سنسکرت اور وید کی تعلیم اور مطالعہ کا انتظام کرنا 3۔انگریزی اور سائنسی تعلیم کا انتظام۔ آریہ سماج کے دو کالج چلتے تھے۔1۔دیانند اینگلو ویدک کالج (لاہور) 2۔گورکل کالج کانگھڑی (کانگھڑی)[32]

سوامی دیانند کی تصنیفات:

1۔**ستھیارتھ پرکاش:** اس کتاب میں کل 14 ابواب اور تتمہ ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

1۔باب اول میں ایشور کے مختلف نام جیسے اوم کی تشریح ہے۔2۔دوسرے باب میں اولاد کی تربیت ہے۔3۔تیسرے باب میں برہم چاریہ یعنی درس و تدریس اور راست اور ناست کتابوں کے نام اور طریقہ تعلیم کے بارے میں ہے۔4۔امور خانہ داری کا بیان ہے۔5۔آشرم اور سنیاس کے اصول و احکام کا بیان ہے۔6۔فرائض سلطنت کا بیان ہے۔7۔ایشور اور وید کا بیان ہے۔8۔دنیا کی پیدائش اور اس کی بقا و فنا کا بیان ہے۔9۔ودیا اور اودیا یعنی علم اور جہل کا بیان ہے۔10۔نامناسب چلن اور خوردنی چیزوں کا بیان ہے۔11۔آریہ قوم کے مختلف اختیار کردہ مذاہب کے رد میں بیان

ہے۔12۔بودھ مت اور جین مت بیان ۔13۔عیسائی مذہب کا بیان ۔14 ۔اسلام کا بیان ۔ تتمہ میں آریہ مذہبوں کے قدیم ویدوں کی تشریح جو سوامی کے نزدیک درست ہو کا بیان ہے۔[33]

قرآن مجید اور اسلام پر اس کتاب کے باب نمبر 14 میں 169 اعتراضات ہیں جس میں سے چند سوالات کے مفہوم ہم اپنے الفاظ میں ستھیارتھ پرکاش سے نقل کرتے ہیں کیونکہ اصل الفاظ اس قدر رکیک ہے جس کو لفظ بہ لفظ منتقل کرنا ممکن ہے۔1۔ معجزہ کی باتیں فضول ہیں اور سادہ لوح لوگوں کی بہکانے کے لیے ہیں۔2۔ حضور ﷺ کی ذات پر انتہائی غلیظ جملے کسے گئے ہیں۔3۔ قرآن مجید کو کھیل کود قرار دیا ہے قران مجید کے احکام کو وحشیانہ قرار دیا۔5۔لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں فحش باتیں درج ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔5۔اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے کہ اس کو کوئی قبول کرنے والا نہیں تھا تو غریبوں سے زبردستی قبول کروایا گیا۔6 مسلمانوں پر بت پرستی کا الزام لگایا ہے۔10۔یہ قرآن خدا کا کلام نہیں ہے۔(العیاذ باللہ)

اس کتاب کے جواب میں حق پرکاش بجواب ستھیارتھ پرکاش مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ (م1948ء) نے جواب دیا ہے۔

2۔**رگوید آدی بھاشیہ بھومکا**: یہ کتاب رگ وید کی تشریح ہے۔3۔**یجر وید بھاشیہ**: یہ چار جلدوں میں ہے اس میں سوامی جی نے یجر وید کے منتروں کی تشریح ہندی اور سنسکرت میں کی ہے۔[34] 4۔**آریہ ابھ ونے**: اس کتاب میں سوامی نے وید کی 100 منتر مع تفسیر کے لکھے ہیں اور یہ آریا بطور دعا پڑھتے ہیں۔5۔**سنسکار بدھی**: اس کتاب میں ہندو تہذیب کے مطابق پیدائش سے لے کر وفات تک 16 سنسکار (رسموں) کی تفصیل ہے[35]

آریہ سماج کی مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے ایک خطرناک کتاب:

آریہ سماج کی ایک کتاب جس سے مسلمانوں کو بہت تکلیف ہوئی وہ کتاب "رنگیلا رسول" (العیاذ باللہ) ہے۔اس کے مصنف کے حوالے سے وضاحت نہیں پائی جاتی۔لیکن اس کتاب کو آریہ سماج کے کرشن پرشاد پرتاب یا پنڈت چموپتی ایم اے کے طرف منسوب کیا جاتا ہے۔اس کتاب کو راج پال (م1929ء) پبلشرز، لاہور نے شائع کیا۔مسلمانوں کے سخت

رد عمل پر برطانوی حکومت نے راج گوپال کو مختصر عرصے کے لیے گرفتار کیا لیکن پھر اس کو رہا کیا جس پر غازی علم دینؒ نے 1929ء کو راج پال کو خنجر مار کر قتل کر دیا۔

اس کتاب میں حضور ﷺ پر شہوت پرستی کا الزام لگایا گیا۔ مذکورہ کتاب سے چند اعتراضات کو ہم الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کرتے ہیں کیونکہ کتاب کے اصل الفاظ نقل کرنا میرے لیے ممکن نہیں ہے۔ 1۔ گوتم بدھ نے نجات کے حصول کے لیے کی ہوئی شادی کو چھوڑ کر گھر سے نکلے۔ جبکہ حضور ﷺ نے ہر قسم کا رنگ دیکھنے کے لیے بیوہ، کنواری ، بوڑھی اور نابالغ عورتوں سے شادیاں کی۔ 2 خدیجہؓ سے نکاح کرنے کا مقصد شہوت پورا کرنا تھا کیونکہ وہ تومائی درجہ رکھتی تھی، جبکہ خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے لیے اس کے والد کو شراب دے کر دھوکہ کیا گیا ہوش آنے پر کام ہو چکا تھا۔ 3۔ بیٹی اور پوتی کا درجہ رکھنے والی عائشہ سے نکاح کیا گیا۔ 4 حفصہؓ جو مزاج کی اپنے والد کی طرح تھی ابو بکرؓ سے نکاح کا انکار کیا لیکن حضور ﷺ نکاح کے لیے تیار ہو گئے۔ 5۔ بہو اور چچی سے نکاح کر لیا۔ 6۔ مدینہ پہنچنے پر جب تعداد کم تھی تو یہودیوں سے صلح کی لیکن طاقت حاصل کرنے پر ان کو مار کر ان کی بیٹیوں سے نکاح کیا۔ 7۔ بیویوں والا محمد۔[36] (العیاذ باللہ) اس کے رد میں ثناء اللہ امر تسریؒ نے **مقدس رسول** کے نام سے ایک مدلل کتاب لکھی۔ جس کا آگے تذکرہ موجود ہے۔

آریہ سماج کے بعض اہم مبلغین:

پنڈت لیکھ رام (م: 1897ء)

پنڈت لیکھ رام کا آبائی گاؤں سید پور تحصیل چکوال، ضلع جہلم تھا۔ آپ کے والد تارا سنگھ ملازمت کے سبب کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں رہائش پذیر تھے۔ وہیں پر لیکھ رام کی پیدائش 1858ء کو ہوئی۔ فارسی کی تعلیم ایک مسلمان استاد سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل ہونے پر پھر آپ پولیس کی ملازمت سے وابستہ ہوئے۔ نوکری کے دوران جب آپ کا پشاور تبادلہ ہوا تو وہاں پر آپ کی ملاقات آریہ سماجیوں سے ہوگئی۔ اس طرح پنڈت دیانند سرسوتی سے متاثر ہو گئے اور آریہ سماج بانی دیانند سرسوتی کے ساتھ ملاقات کر کے اس کے مذہب کو اختیار کر لیا۔ ذہین اور عقلمند ہونے کی بناء پر ترقی کرتے ہوئے پشاور

آریہ سماج گروپ کے بانی ہوگئے۔ آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ کئی مناظرے کیے۔ 6 مارچ 1897ء کو آپ پر خنجر سے حملہ کر کے قتل کیا گیا۔ جس کے سبب آپ کی کتاب تکذیب براہین احمدیہ بتائی جاتی ہے کیونکہ اس کتاب میں حضور ﷺ کے ذات پر حملے کیے گئے تھے۔[37]

آپ کی تصانیف کی تفصیل یہ ہے۔ تکذیب براہین احمدیہ، ثبوت تناسخ، حجت اسلام، نسخہ خبط احمدیہ، دھرم پرچار، رسالہ جہاد، صداقت آریہ دھرم، رد خلعت اسلام، ہوتی پرکاش، راہ نجات۔[38]

لالا لاجپت رائے (م: 1928ء)

لالا لاجپت رائے کی پیدائش 1865ء کو ہوئی۔ آپ نے زندگی کا اکثر حصہ لاہور میں گزرا۔ آپ پیشہ کے اعتبار سے ایک وکیل تھے اس کے ساتھ آپ آریہ سماج کے ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر تھے اور آپ ایک پرجوش اور ذہین مقرر بھی تھے ۔ آپ آریہ سماج کے رفاہی اداروں کے سرگرم رکن تھے۔ آپ انڈین نیشنل کانگرس کے بھی رکن رہے۔ 1907ء میں آپ کو جبراً باہر بھیج دیا۔ 1920ء میں انڈین نیشنل ایسوسی ایشن کے صدر بنے۔ 1928ء میں سائمن کمیشن پر آپ لاہور میں جلسے کی صدارت کر رہے تھے جس میں پولیس کے لاٹھی چارج کے دوران آپ زخمی ہوئے بالآخر آپ 17 نومبر کو انتقال کر گئے۔[39]

آپ کی تصانیف میں سیوا جی، میزینی، مہاراج سری کرشن کی تعلیم، آریا سماج کی تاریخ (اس کتاب میں اکثر مقامات پر تاریخوں میں غلطی پائی جاتی ہے۔) آپ کی تصانیف کو بمبئی سیلبریشن کمیٹی نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔

پنڈت سربدیال:

آپ نے آریہ ورت کے مہاتما پرشوں کا سلسلہ نمبر کے عنوان سے آریہ سماج کے اہم مبلغین پر کتابیں لکھی ہیں۔

باوا چھجو سنگھ:

باوا چھجو سنگھ دیانند کے شاگرد تھے۔ آپ نے دیانند کی حالات زندگی پر انگریزی میں کتاب لکھی جس کا اردو ترجمہ **سوامی دیانند کے سوانح اور ان کے تعلیمات** کے ساتھ کی گئی ہے۔ آپ 15 سال آریہ سماج کے انگریزی اخبار کے ایڈیٹر بھی رہے۔[40]

پنڈت کالی چرن (م:1902ء)

پنڈت کالی چرن شدھی تحریک بانی ارکین میں سے تھے۔ آپ نے اسلام کی مخالفت میں کتاب **ویکھترا جیون** لکھی۔ جس میں آپ نے حضور ﷺ کے خانگی زندگی پر اعتراضات کیے اور اسلام کے بارے میں یہ موقف اختیار کیا کہ یہ تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔[41]

شردھانند (م:1926ء)

شردھانند ہندوؤں کے شدھی تحریک کا بانی ہیں۔ آپ نے 1922ء سے 1925ء کے دوران اسلام کے خلاف مہم چلائی جس میں قرآن مجید کو فساد کی وجہ اور اسلام کو قتل وغارت کا مذہب قرار دیا۔ اس دوران آپ کو عبدالرشید نامی مسلمان نے قتل کیا جس پر آپ کو بعد میں پھانسی دی گئی۔[42] آپ کی کتاب **اندھا اعتقاد اور خفیہ جہاد** ہے۔

بابا ہردیال (م:1939ء)

بابا ہردیال ہندوؤں کی مہاسبھا تحریک کے بانی ہیں یہ تحریک 1933ء میں شروع ہوئی۔ اس تحریک کے چار اصول ہے۔ 1۔ ہندو ریاست کا قیام، مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانا، اسلام سے ہر محاذ پر مقابلہ، افغانستان پر حملہ کر کے وہاں کے مقامی لوگوں کو ہندو بنانا۔ نیز اس ہندو ریاست میں مسلمانوں کو رہنے کی اجازت تب ہو گی جب وہ اپنے عربی نام کے بجائے ہندوؤں ناموں سے تبدیل کرے۔ ہندوؤں کی طرح لباس پہنے اور ہماری مذہبی رسوم و تہواروں میں شریک ہو اور اپنے آپ کو

ہندو مسلمان کہیں۔[43]

غازی محمود دہرم پال (م:1960ء)

آپ کا نام عبد الغفور تھا۔ اپ سن 1882ء کو مشرقی پنجاب کے شہر ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ گجرانوالہ شہر کے ایک میں سکول ٹیچر بھرتی ہوئے۔ آپ کو ہندی، اردو، سنسکرت اور انگلش پر مہارت حاصل تھی۔ آپ نے سن 1899ء کو اسلام چھوڑ کر ہندومت کی شاخ برہمو سماج اختیار کیا۔ اور اپنا نام عبد الغفور سے تبدیل کر کے دھرمپال رکھا۔ 1901ء کی مردم شماری میں اپنے مذہب کے خانے میں برہمو سماج لکھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد برھمو سماج کو چھوڑ کر آریہ سماج کو اختیار کیا۔ آریہ سماج اختیار کرنے پر آریہ سماج نے جشن منایا اور تقریب منعقد کی۔ آریہ سماج میں آنے کے بعد آپ نے اسلام کی رد میں کئی کتابیں لکھیں۔ قاضی سلیمان منصور پوریؒ کی محنت کے بعد آپ گیارہ سال بعد دوبارہ مسلمان ہوئے۔ آریہ سماج کی وقت آپ نے جو کتابیں تحریر کی تھیں ان تمام کے جوابات پھر دوبارہ تحریر کیے۔ پاکستان کے قائم ہونے پر آپ نے پاکستان ہجرت کی۔ 18 مارچ 1960ء کو آپ کی وفات ہوئی۔[44]

آپ کی تصانیف دو حصوں پر مشتمل ہے اول جو آپ نے اسلام کے رد میں لکھی تھی۔ جبکہ مسلمان ہونے کے بعد آپ نے پھر خود ان تمام کتابوں کے جوابات دیے۔ **کفر توڑ، بت شکن، داستان غم، ریشنلزم اور اسلام، سر توڑ، جڑ مار، یجر وید کا** اردو بامحاورہ ترجمہ بھی کیا ہے. رد آریہ سماج میں آپ کی کتب **تناسخی چکر اور سوامی دیانند، فتوح البرہان، خالصہ دھرم اور گرو گووند سنگھ، گیان پرکاش، آریہ سماج اور دیانند، وید اور سوامی دیانند، اصلی ستھیار تھ پرکاش۔**

رد آریہ سماج میں مسلم متکلمین کا کردار

مولانا قاسم نانوتویؒ (م:1880ء)

آپ کا سلسلہ نسب محمد قاسمؒ بن اسد علی بن غلام شاہ ہے۔ جس کا سلسلہ نسب ابو بکر صدیقؓ سے جا کر مل جاتا ہے۔ مولانا قاسم نانوتویؒ 1833ء کو نانوتہ ضلع سہارن پور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کا آغاز نانوتہ سے ہی شروع کیا اور قرآن مجید حفظ مکمل

کرنے پر فارسی کتب کے لیے دیوبند تشریف لے گئے۔ مولانا مملوک علی نانوتویؒ(م1851ء) کے پاس1844ء کو عربک کالج دہلی میں داخلہ لے کر کتب فنون کی تکمیل کی۔ حدیث کے لیے شاہ عبد الغنیؒ (م1878ء)کے شاگردی اختیار کی۔ ظاہری تعلیم مکمل ہونے پر سلوک کے لیے حاجی امداد اللہؒ کا انتخاب کیا۔[45]

جنگ آزادی کے شروع ہونے پر آپ نے اس میں حصہ لیا اور تھانہ بھون، شاملی کے مقام پر انگریز فوج سے لڑے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد دو سال تک روپوشی میں گزارے حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ 1861ء میں حج سے واپس ہونے پر میرٹھ کے مطبع سے منسلک ہوئے۔ اس سے قبل آپ نے مطبع احمدی کے ساتھ بھی بطور مصحح کئی کتب پر تعلیقات لکھی تھیں۔ میرٹھ میں قیام کے دوران آپ نے دیوبند کے مقام پر مدرسہ بنانے کی تجویز دی اس کے ساتھ آپ شوریٰ کے رکن اور استاد بھی بن گئے۔

1880ء کی ابتداء سے ہی آپ کو سانس کی تکلیف شروع ہوئی۔ مرض کی شدت بڑھنے پر 15 اپریل 1880ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔[46]

آپ کے اساتذہ میں مولانا مملوک علیؒ (م1851ء)، مولانا شاہ عبد الغنیؒ (م1878ء) شامل ہیں۔

آپ کی آریہ سماج کے رد میں تصانیف کی تفصیل ذیل میں ہے۔

1۔**انتصار الاسلام:** 1878ء کو دیوبند کے قریب بستی روڑ میں آریہ سماج کا بانی دیانند سرسوتی (م1875ء) آئے اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنا شروع کیا اور مولانا قاسمؒ کو مناظرے کی دعوت دی جس کو قبول کرتے ہوئے قاسم نانوتویؒ روڑ پہنچ گئے۔ مناظرے کی دعوت جب دی گئی تو دیانند نے راہ فرار اختیار کرلی۔ نانوتوی نے روڑ میں کئی دن گزارے اور کئی محافل منعقد کیں اور ان میں دیانند کے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے اور ساتھ میں اسلام کی حقانیت پر دلائل دیئے جس کا یہ اثر ہوا کہ جو مسلمان دیانند کے جال میں پھنس گئے تھے انہوں نے دوبارہ رجوع کیا۔ قاسم نانا تویؒ جب دیوبند واپس پہنچے تو دیانند کے دس اعتراضات کے جوابات اس رسالہ میں دیئے جبکہ ایک اعتراض یہ تھا کہ مسلمان کعبہ کی طرف کیوں سجدہ کرتے ہیں اس کو ایک الگ رسالے کی شکل میں تحریر کیا۔

2۔ **قبلہ نما:** دیانند نے اپنی کتاب ستھیارتھ پرکاش میں مسلمانوں پر یہ اعتراض لگایا کہ مسلمان بتوں کی عبادت کی طرح پتھر (حجر اسود) کو چومتے ہیں اور اس کے ارد گرد چکر لگا کر سجدے کرتے ہیں لہذا اس کتاب میں قاسم نانوتویؒ نے اس کا جواب دیا کہ مسلمان کعبۃ اللہ کو معبود نہیں سمجھتے بلکہ اس کو قبلہ نما کا درجہ دیتے ہیں۔ 3۔ **تحفہ لحمیہ:** آریہ سماج کے مبلغین نے گوشت خوری کو ظلم قرار دے کر مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتے تھے کہ مسلمان ایک ظالم قوم ہے جس کے جواب میں قاسم نانوتویؒ نے ہندوؤں کے اس پروپیگنڈا کے جواب میں کتاب تحریر کی۔

مباحثہ شاہ جہان پور: سن 1876ء اور 1877ء کو شاہ جہان میں عیسائی پادریوں نے ہندو پنڈتوں کے ذریعے ایک بین المذاہب میلے کا انعقاد کیا اور اس سے مقصد تھا کہ اس میلہ میں تمام لوگوں پر عیسائیت کی حقانیت ثابت ہو جائی گی۔ اس میلے میں عیسائی پادریوں اور ہندو پنڈتوں نے اپنے اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے اسلام پر کئی حملے کیے۔ مسلمانوں کے طرف سے قاسم نانوتویؒ مقرر تھے۔ آپ نے کئی تقاریر کیں جس میں تقابل ثلاثہ کرکے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا۔ یہ کتاب عربی ترجمے کے ساتھ محاورات فی الدین کے نام سے شائع ہوئی۔

مولانا احمد حسن امروہی (م:1912ء)

آپ 1850ء کو امروہہ شہر کے ایک سادات خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم میرٹھ، نانوتہ اور دیوبند سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد طب میں مہارت حاصل کی۔ آپ نے مدرسہ قاسمیہ، خورجہ، مدرسہ شاہی مراد آباد اور دار العلوم دیوبند میں تدریس کی۔ آپ کی وفات 19 مارچ 1912ء کو ہوئی۔[47] آپ کے اساتذہ میں قاسم نانا توویؒ، شاہ عبد الغنیؒ شامل ہیں۔

1۔ **ابطال التناسخ:** ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کے بطلان پر دلائل دیے ہیں۔

مناظرہ نگینہ: 1904ء میں بجنور شہر میں آریہ سماج نے ڈیرے ڈال دیے اور شہر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے جس پر احمد حسن امروہیؒ نے جا کر کئی دنوں تک آریہ سماج کے مبلغین کے ساتھ مناظرے کیے اور

حقانیت اسلام پر عقلی اور نقلی دلائل دے کر ان کو لاجواب کر دیا۔[48]

مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ (م:1948ء)

آپ کی ولادت امر تسر میں 1868ء کو ہوئی۔ آپ کے والد کا نام شیخ حضر تھا۔ جو کاروبار کے سلسلے میں کشمیر کے علاقے سری نگر سے امر تسر آئے تھے اور پھر یہیں پر مقیم ہو گئے۔ جب آپ کی عمر ابھی 7 سال کی تھی کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ بھائی سے رفوگری کا پیشہ سیکھا۔ ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ بھائی کی مدد کرتے تھے۔ درجہ رابعہ تک تعلیم امر تسر میں حاصل کی اس کے بعد دہلی جا کر علوم حدیث کی کتب پڑھیں۔ کچھ عرصہ دیوبند سے بھی اکتساب کیا۔ مدرسہ فیض عام کانپور سے معقولات کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے پر 1892ء کو آپ کی دستار بندی اس جلسہ میں ہوئی جس میں دار العلوم ندوۃ العلماء کی بنیاد رکھی گئی ہے۔[49]

تعلیم مکمل کرنے پر آپ نے مدرسہ تائید الاسلام امر تسر اور مدرسہ اسلامیہ ملیر کوٹلہ میں کچھ عرصہ کے لیے تدریس کی۔ لیکن پھر شعبہ تدریسسے الگ ہوئے اور پوری زندگی آپ نے فتنوں کے تعاقب میں تصنیف و تالیف اور مناظرے کرتے رہے۔[50]

پاکستان بننے کے بعد پنجاب کے فسادات میں آپ کا نوجوان اکلوتا بیٹا شہید ہوا۔ جس کے بعد آپ نے پاکستان ہجرت کی۔ 1948ء کو فروری کے مہینہ میں فالج کا آٹیک ہوا جس کے وجہ سے صحت بگڑ گئی۔ 15 مارچ 1948ء کو انتقال کر گئے۔[51]

آپ کے اساتذہ میں یہ نام شامل ہیں۔ مولانا احمد اللہؒ (م 1930ء)، شیخ الہند محمود الحسنؒ (م 1921ء)، حافظ عبد المنانؒ (م 1916ء)، مولانا احمد حسن کانپوریؒ (م 1322ء)، مولانا سید نذیر حسینؒ (م 1902ء)

آریہ سماج کی رد میں آپ کی لکھی گئی کتب کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ **حق پرکاش:** دیانند سرسوتی (م 1883ء) نے کتاب "ستھیارتھ پرکاش" میں اسلام پر کئی اعتراضات کیے تھے۔ آپ

نے ان تمام اعتراضات کے جوابات اس میں تحریر کیے۔2۔ **مقدس رسول:** آریہ سماج کے طرف سے ایک مصنف نے "رنگیلا رسول" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں حضور ﷺ کی خانگی امور پر تنقید کی گئی تھی۔ مقدس رسول میں ان تمام اشکالات کا رد کیا گیا۔

3۔ **تُرک اسلام:** دھرم پال (م1960ء) نے اسلام چھوڑنے پر ترک اسلام کے نام سے کتاب لکھی۔ آپ نے قرآن مجید پر 116 اعتراضات کیے۔ جس پر ثناء اللہ امرتسریؒ نے یہ کتاب لکھ کر تمام کے جوابات دیے۔4۔ **تغلیب اسلام:** دھرم پال (م1960ء) نے "تہذیب الاسلام" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں مصنف نے تفاسیر اور احادیث کے عبارات توڑ مروڑ کر پیش کیں۔ جس کے رد میں امرتسریؒ نے کتاب تحریر کی۔5۔ **شادی بیوگان اور نیوگ:** آریہ سماج مسلمانوں کے عقائد اور عبادات کی استہزا کرتے تھے۔ جس پر مصنف نے یہ کتاب لکھی اور آریہ سماج کی عقیدہ نیوگ پر کو غلط عقیدہ ثابت کیا۔

6۔ **سوامی دیانند اور اس کا عقل:** دیانند سرسوتی (م1883ء) نے اپنی کتاب ستھیار تھ پرکاش میں دیگر مذاہب پر بے جا اعتراضات کیے۔ مصنفؒ نے اس کتاب میں دیانند کے فہم فراست کا جائزہ پیش کیا۔ کہ دیانند کا دیگر مذاہب پر اعتراضات کس حد تک درست ہیں۔7۔ **کتاب الرحمٰن وید ہے یا قرآن:** آریہ سماج کا دعویٰ تھا کہ وید اللہ تعالی کا کلام ہے آپ نے ویدوں کے اندرونی اختلافات کو ثابت کیا اور آریہ سماج کی تردید کی کہ وید اللہ تعالی کا کلام نہیں ہے۔

8۔ **تحریف آریہ:** دیانند سرسوتی (م1883ء) کی وفات کے بعد آریہ سماج کے مبلغین کتاب ستھیار تھ پرکاش میں اپنی خواہش کے مطابق تحریف کیں۔ جس کی ثبوت میں آپ نے یہ کتاب لکھی۔9۔ **رجم الشیاطین:** آریہ سماج کے مصنف دھرمپال کی کتاب **اساطیر الاولین** کے رد میں لکھی۔10۔ **تبر اسلام:** ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس کتاب میں دھرم پال کی کتاب **نخل اسلام** کا رد کیا ہے۔11۔ **محمد رشی:** اس کتاب میں حضور ﷺ کی بشارت انجیل، تورات اور وید سے دلائل دے کر ثابت کی۔12۔ **جہاد وید:** ثناء اللہ امرتسریؒ نے اس کتاب میں آریہ سماج کیے جہاد پر ہونے والے اشکالاتکے بطلان کو ویدوں سے ثابت کیا ہے۔13۔ **حدوث وید:** آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ چاروں وید قدیم ہیں۔ جس کی رد میں ثناء اللہؒ نے یہ

کتاب لکھی۔ آریہ سماج کے رد میں آپ کے دیگر کتب میں یہ بھی شاملہیں۔ **اصول آریہ، ابدی نجات، حدوث دنیا، وید اور سوامی دیانند، ویدک ایشور کی حقیقت، وید کا بھید۔ کتاب روح، شدھی توڑ۔**

شیخ عبدالعزیز

آپ کا اصل نام بابو جگدمبا پرشاد ورما ہے۔ آپ کے والد کا نام منشی سورج پرشاد ہے۔ آپ کا تعلق الہ آباد کے ایک ہندو گھرانے سے تھا۔ آپ نے 16 سال کی عمر میں آریہ سماج اختیار کیا۔ اس کے بعد آپ نے لاہور جاکر آریہ سماج کے رکنیت اختیار اور کئی سال تک ان کے سرگرم رکن رہے آریہ سماج کے ساتھ 16 سال گزارنے کے بعد مسلمان ہوئے اور اس کے بعد آپ نے دہلی میں قیام شروع کیا۔ آریہ سماج کے رد میں آپ کی دو قابل قدر کتابیں ہیں۔ چونکہ مصنف کو سنسکرت پر عبور حاصل تھا اس وجہ سے ویدوں اور ہندو مذہب کی دینی ادب سے براہ راست استفادہ کیا ہے۔[52]

1۔ **تحفہ آریہ سماج:** اس کتاب کو مصنفؒ نے چھ طویل مضامین میں تقسیم کیا ہے۔ اور ساتھ میں مصنف نے اس کتاب میں اٹھائے گئے سوالات کے جوابات پر 3200 روپے کا انعام بھی مقرر کیا تھا جو بطور چلینج کتاب کے ٹائٹل پیج پر لکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں بانی آریہ سماج کے تضادات، آریہ سماج کے مذہبی کمزوریاں کی نشاندہی، چندوں کی بے ضابطگی، یہ کتاب 68 صفحات پر مشتمل ہے۔

2۔ **آریہ سماج کی پول:** یہ کتاب دو حصوں میں تقسیم ہے اس میں مصنفؒ نے دیانند کی کتاب ستھیارتھ پرکاش کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات، ویدوں اور ستھیارتھ پرکاش کے تناقضات، اوتار اور ان کے معجزات، پیدائش عالم، روح ومادہ کی قدامت، وید کس پر نازل ہوئے، ویدوں میں دیوتا پرستی، مسئلہ نیوگ پر بحث کی ہے۔

خلاصہ:

اس آرٹیکل میں آریہ سماج کے بانی کا مختصر تعارف کیا گیا کہ اس کی پیدائش گجرات کے شہر موردی میں 1842ء کو ہوئی بچپن میں آپ گھر سے نکل کر سادھو ہوگئے۔ کئی سال آپ نے ہندوؤں کے مذہبی مقامات میں گزار کر سنسکرت اور

ویدوں کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے پر آپ نے ہندومت کے اصلاح کی کوشش شروع کی۔ آپ نے ہندوٴمت میں توحید اور ذات پات کی تقسیم پر سخت تنقید کی۔ 1875ء کو دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی جس نے جلد کامیابی حاصل کی اور ہندو دھرم کے بہت سارے لوگ اس کے معتقد ہو گئے۔ اپنی جماعت کو منظم کرنے کے بعد اس نے مسلمانوں کو بہکانے کے لیے مختلف کتب اور مناظرے کیے۔ جس کے جواب میں مسلم متکلمین میں سے قاسم نانوتویؒ نے رد آریہ سماج کی ابتداء کی اور اس کے بعد کئی متکلمین نے آریہ سماج کے تمام اعتراضات کے جوابات دیے جس پر ایسے متکلمین کا مختصر تعارف اور رد آریہ سماج میں ان کے موجود کتب کا تعارف پیش کیا گیا۔

نتائج:

اس آرٹیکل میں آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی اور اس کے 8 مبلغین کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

2۔ اس آرٹیکل میں آریہ سماج کے مصنفین کا اسلام کے رد میں 20 کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

3۔ اس آرٹیکل میں 5 مسلم متکلمین کے حالات اور خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

4۔ اس آرٹیکل میں مسلم متکلمین کے طرف سے آریہ سماج کے رد میں 30 لکھے گئے کتابوں کا تعارف ہے۔

سفارشات:

1۔ آریہ سماج کی تحریک سر دپڑھنے پر ان کی رد میں جو کتابیں مسلم متکلمین نے لکھی تھی اب وہ ناپید ہو گئی ہیں اس کو دوبارہ شائع کرنا چاہیے۔ کیونکہ آج ہندوستان میں دوبارہ ہندو شدت پسند تنظیموں نے اپنے سیاسی فائدے کے لیے ان تمام اشکالات کو دوبارہ شروع کیا جس کے جوابات ہمارے اکابر نے بہت پہلے دیے تھے۔

2۔ آریہ سماج کے تمام اشکالات تجزیہ کرکے ان کو مرکزی عنوانات دے کر جمع کرنا اور پھر ان تمام اشکالات کے عقلی اور نقلی دلائل دے کر جواب دیا۔

3۔ ہندومت کے دیگر فرقوں سے امت مسلمہ کو جو نقصان پہنچا ہے اور مسلم متکلمین نے کس طرح اس کا تدارک کیا اس

پر بھی مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔

مصادر اور مراجع:

1 Noel A. Salmond, Hindu Iconoclasts: Rammohun Roy, Dayananda Sarasvati and Nineteenth-Century Polemics Against Idolatry, PhD thesis (Canada: McGill University, 1999) 163.

2 عزیز احمد صدیقی، ہندو مذہب کی تاریخ اور ہندی مسلمان (کراچی: ناشر احسن عباس، 2000ء)، 14-15۔

Aziz Ahmad Siddiqi, Hindu Mazhab ki Tareekh aur Hindi Musalman, (Karachi: Publisher Ahsan Abbas, 2000) 14-15.

3 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ (دہلی: ترقی اردو بیورو، س ن) 19۔

Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, (Delhi: Tarraqi Urdu Bureau, nd) 19.

4 صدیقی، ہندو مذہب کی تاریخ اور ہندی مسلمان، 14۔

Siddiqi, Hindu Mazhab ki Tareekh aur Hindi Musalman,15.

5 خواجہ غلام الحسنین، سوامی دیانند اور ان کی تعلیم، (پانی پت: اورینٹل پبلک لائبریری، 1932ء)، 13-15۔

Khawaja Ghulam al-Hasnain, Swami Dayanand aur un ki Taleem (Panipat: Oriental public library, 1932) 13-15.

6 خواجہ غلام حسین، سوامی دیانند اور ان کی تعلیم، 19-20۔

Khawaja Ghulam Hussain, Swami Dayanand aur un ki Taleem 19-20.

7 یہ ایک ہندو رسم ہے جو بچوں کے لیے ادا کی جاتی ہے جس کے بعد ان کی براہمچاری دور کا اغاز شروع ہوتا ہے اس کے لیے بچے کو گھر سے نکل کر گرو کی خاندان میں داخل ہونا پڑھتا ہے اور اس کے بعد بچوں کو ویدوں کے پڑھنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ دور 25 سال تک جاری رہتا ہے اس میں ان کو عبادت اور فقیرانہ زندگی گزارنا ہو گی۔

8 ہندو مذہب کے مطابق زندگی کے چار ادوار ہیں: 1- برہمچاری (طالبعلمانہ دور) 2- گرہتھ دور 3- بان پرستھ 4- سنیاس۔ یہ آخری دور سب سے زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے۔ سنیاسی کے لیے ممانعت ہوتی ہے کہ وہ اپنے لیے کھانا تیار کرے وہ صرف مطالعہ اور مراقبہ کرے گا اپنے ساتھ ضرورت کے مطابق کپڑے اور پیسے رکھے گا۔ سنیاسی روپے نہیں کمائے گا اور اپنے جسم کی زیبائش بھی نہیں کرے گا۔

9 Lajpat Ray, The Arya Samaj, (London: Longmans Green & co., 1915) 16-24.

10 ورجانند سوامی کے والدین جلد ہی فوت ہو گئے تھے اور 5 سال کی عمر میں آپ پر چیچک کی بیماری حملہ آور ہوئی، جس سے آپ کی بینائی چلی گئی تھی۔ 11 سال کی عمر میں ہی آپ کو بھابی کی تند مزاجی کی وجہ سے گھر چھوڑنا پڑا اور شمالی ہند کے اس علاقے چلے گئے جہاں سے گنگا نکلتا ہے۔ وہاں پر آپ نے مذہبی تعلیم حاصل کی اور پھر وہاں سے متھرا چلے گئے اور یہیں پر مستقل قیام کیا۔ (لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ، 38)

11 شیخ عبدالعزیز (بابو جگد مبا پرشاد) تحفہ آریہ سماج (دہلی: قاسمی پریس، س ن) 19۔

Sheikh Abdul Aziz, Tuhfa Arya Samaj (Delhi: Qasmi Press, nd) 19.

12 خواجہ غلام حسین، سوامی دیانند اور ان کی تعلیم، 263-283۔

Khawaja Ghulam Hussain, Swami Dayanand aur un ki Taleem, 263-283.

13 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ، 62۔

Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, 62.

14 ایضاً، 45-61۔

Ibid, 45-61.

15 صدیقی، ہندو مذہب کی تاریخ اور ہندی مسلمان،14۔

Siddiqi, Hindu Mazhab ki Tareekh aur Hindi Musalman, 14.

16 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ،21-45۔

Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, 21-45.

17 ایضاً،45-49۔

Ibid, 45-49.

18 ایضاً، 80۔

Ibid, 80.

19 Lajpat Ray, The Arya Samaj, 101-102.

20 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ،125۔

Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, 125.

21 خواجہ غلام حسین، سوامی دیانند اور ان کی تعلیم،14۔

Khawaja Ghulam Hussain, Swami Dayanand aur un ki Taleem, 14.

22 ایضاً، 10۔

Ibid, 10.

23 ایضاً، 22۔

Ibid, 22.

24 ایضاً،4 ۔

Ibid, 4.

25 ایضاً، 208۔

Ibid, 208.

26 ایضاً، 17-19۔

Ibid, 17-19.

27 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ،153۔

Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, 153.

28 Lajpat Ray, The Arya Samaj, 202.

29 محمد عزیر، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ (علی گڑھ، انجمن ترقی ہند،1955ء)175۔

Muhammad Uzair, Islam k ilawa mazahib ki Tarweej mein Urdu ka hissa, (Aligarh: Anjuman Taraqqi Hind, 1955) 175.

30 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ،154-165۔

Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, 154-165.

31 ایضاً،174۔

Ibid, 174.

32 ایضاً،15۔

Ibid, 15.

33 پنڈت ریمل داس، شریمتی آریہ پرتی، اردو ترجمہ ستھیارتھ پرکاش (لاہور، س ن)18۔

Pandit Reemal Das, Shrimati Arya Parti, Urdu translation of Sathyarth Parkash (Lahore, nd) 18.

34 محمد عزیر، اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ، 192۔
Muhammad Uzair, Islam k ilawa mazahib ki Tarweej mein Urdu ka hissa, 192.

35 خواجہ غلام حسین، سوامی دیانند اور ان کی تعلیم، ضمیمہ 6-8۔
Khawaja Ghulam Hussain, Swami Dayanand aur un ki Taleem, 6-8.

36 پنڈت چموپتی ایم اے، رنگیلا رسول (دلی: ناشر محمد رفیع، س ن) 5-30۔
Pandit Chamo pati M A, Rangeela Rasool, (Delhi: Publisher Muhammad Rafi, nd) 5-30.

37 پنڈت سربدیال شرما، پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کا جیون چرتر (لاہور: مطبع رفاہ عام، 1903) 1-75۔
Pandit Sarbadyal Sharma, Pandit Laikh Ram Arya ka Jeewan Chartar (Lahore; Matba Rifah Aam, 1903) 1-75.

38 سربدیال شرما، پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کا جیون چرتر، 92۔
Sarbadyal Sharma, Pandit Laikh Ram Arya ka Jeewan Chartar 92.

39 لالا لاجپت رائے، آریہ سماج کی تاریخ، 9۔
Lala Lajpat Roy, Arya Samaj ki Tareekh, 9.

40 خواجہ غلام الحسنین، سوامی دیانند اور ان کی تعلیم، 42۔
Khawaja Ghulam al-Hasnain, Swami Dayanand aur un ki Taleem, 42.

41 مجتبی فاروق، مولانا مودودیؒ اور الجہاد فی الاسلام، ماہنامہ زندگی نو، نئی دہلی، جلد 41، شمارہ، 1۔
Mujtaba Farooq, Maulana Maududi aur al-Jihad fi al-Islam, Mahnama Zindagi nau, Volume 41, no. 1.

42 ایضاً۔
Ibid.

43 خواجہ احمد فاروق، خاص شمارہ بیاد رحمت اللہ کیرانوی، 104۔
Khawaja Ahmad Farooq, Khas Shumara bayad Rahmat Allah Kairanwi, 104.

44 لیاقت علی، غازی محمود دھرپال، رسالہ نیا زمانہ، پاکستان، کالم، 17 فروری 2018۔
Liaqat Ali, Ghazi Mahmood Dharpal, Risala Naya Zamana, Pakistan, Column, 17 Febrauary 2018.

45 محمد اسعد تھانوی، مولانا قاسم نانوتویؒ کی دینی و علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ، پی ایچ ڈی مقالہ (کراچی: جامعہ کراچی، 2005ء) 29-34۔
Muhammad Asad Thanwi, Maulana Qasim Nanotwi ki Deeni wa Ilmi Khidmat ka Tehqiq Jaiza, PhD thesis (Karachi: Karachi University, 2005) 29-34.

46 محمد اسعد تھانوی، مولانا قاسم نانوتویؒ کی دینی و علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ، 34-51۔
Muhammad Asad Thanwi, Maulana Qasim Nanotwi ki Deeni wa Ilmi Khidmat ka Tehqiq Jaiza, 34-51.

47 نسیم احمد فریدی، سید العلماء احمد حسن کی سوانح حیات (امروہہ: جامعہ اسلامیہ عربیہ، 2009ء) 21-44۔
Naseem Ahmad Faridi, Syed al-Ulema Ahmad Hassan ki Sawanih Hayat (Amroha: Islamia Arabia University, 2009) 21-44.

48 نسیم احمد فریدی، سید العلماء احمد حسن کی سوانح حیات، 76-106۔
Naseem Ahmad Faridi, Syed al-Ulema Ahmad Hassan ki Sawanih Hayat (Amroha: Islamia Arabia University, 2009) 76-106.

49 فضل الرحمن بن میاں محمد، رئیس المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسری (لاہور: المطبعۃ العربیہ، 1987) 60-68۔

Fazal al-Rahman bin Mian Muhammad, Raees al-Munazirin Maulana Sana Allah Amratsari (Lahore: al-Matba'a al-Arabia, 1987) 60-68.

50 عبدالمجید، سیرۃ ثنائی (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، طبع اول،1989ء)121۔

Abdul Majid, Seerat Sunai (Lahore: Maktaba Qussosia, 1st edition, 1989) 121.

51 فضل الرحمن، رئیس المناظرین مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ،279-283۔

Fazal al-Rahman, Raees al-Munazirin Maulana Sana Allah Amratsari 279-283.

52 عبدالعزیز، تحفہ آریہ سماج،1-68۔

Abdul Aziz, Tuhfa Arya Samaj, 1-68.